رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

بدر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی

جلد ۱۵ | قادیان مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۳۰ء ۷ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ | نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ خدا کے فضل سے شملہ میں بخیریت ہیں۔ حضور آل انڈیا مسلم کانفرنس شملہ میں جو ۶ جولائی کو منعقد ہوئی تھی شامل ہوئے۔ اور دو تین وہاں تقریریں فرمائی ہیں۔ جو قرار دادیں اس کانفرنس نے مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق منظور کی ہیں۔ وہ اس پرچہ میں صفحہ ۶ پر درج ہیں۔ جو نہایت ہی ضروری اور قابل توجہ گورنمنٹ ہیں ۔

(۲) ۱۱ جولائی کو صبح خوب بارش ہوئی۔ الحمدللہ۔ کہ سخت گرمی کے بعد موسم میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے

(۳) گندم کا نرخ سفید ۱۶ سیر اور سرخ ۱۹ سیر پختہ فروخت ہوتی ہے۔ خریداری بہت کم ہے ۔

(۴) جن احباب نے باوجود اطلاع کے شنشاہی کے چندہ کے وی پی واپس کر دیئے تھے۔ وہ براہ مہربانی دوبارہ جو وی پی ان کے نام ارسال کئے تھے وصول کر لیں ۔

(۵) صفحہ ۱۲ پر اس اخبار کے جو عیسائی کتابوں کی فہرست ہے اس سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتابیں ختم ہونے والی ہیں ۔

اس طرف آؤ میں ہوں مہدی مسیحائے زماں

(✻)

شورِ نہاں خورشید چوں از دیدۂ اہلِ جہاں
افقِ خاور پر ہوئی تاریکیٔ شب پر فشاں
بہرِ ظلمت خانۂ دل شمع افروزاں نبی
بزمِ انجم جلوۂ عریاں شد بر آسماں!
تھی وہاں خاموشیٔ شب یا تھی مسلم کی صدا
یعنی وہ تکبیر جو گونجی عرب کے درمیاں
جس طرف مسلم گیا توحید کے حامل ہوئے
وہ کہ جن کے سر تھے محوِ سجدۂ پائے بتاں
اس گھڑی قومیں ہوئیں جمہوریت سے آشنا
وہ مہذب تھیں نہ جن میں شخصیت کا تھا نشاں
یہ سماں بھی آہ! مثلِ قافلۂ گل چلا
نغمۂ بلبل ہزار اخاموش چوں آمد خزاں
چار سو پیدا ہوا گردوں پہ جب ابرِ سیاہ
ہو گئے تارے بھی چشمِ اہلِ عالم سے نہاں
اب سیاہی رات کی پھیلی ہوئی دنیا پہ تھی
آ گیا یہ حضرتِ زاہد کا وقتِ امتحاں
تھے سبھی عالم کوئی عامل نظر آتا نہ تھا
چونکہ پابندی شریعت کی دلوں پر تھی گراں
یاں تلک اثرِ ضلالت سے ہوئے خالی دماغ
رازِ قرآں بھی نہیں ہوتا تھا مسلم پر عیاں
آہ! وہ ایماں یعنی وہ دوائے دردِ دل
اس طرح پھرتا تھا جیسے ہو کوئی بے خانماں
ہر جگہ پر کفر و شرک و دھریت کا دور تھا
زور تھا عیسائیت کا ہیں قدر کہ الاماں
ہو رہے ناپاک حملے بانیٔ ملت پہ تھے
جن سے آنکھیں تھیں فرشتوں کی بھی ہوتیں خونچکاں
دراصل یہ وہ زمانہ تھا کہ جس کے واسطے
تھے بتائے بانیٔ اسلام نے سارے نشاں
رحمتِ حق سے ہوا پیدا وہ مہدی و مسیح
منتظر بیٹھی تھی دنیا جس کی صدیوں سے یہاں
اٹھ کے اس مردِ خدا نے اہلِ عالم سے کہا
اس طرف آؤ میں ہوں مہدی مسیحائے زماں
مسلم خوابیدہ! تو سنتا نہیں بانگِ درا
قافلہ میں مل اگر رکھتا ہے کچھ تاب و تواں
چاند کی بھی روشنی ہے روشنی خورشید کی
غور کر غافل کہ احمد ہے محمد سے عیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان من کس چیز کا باقی ہے تجھ کو انتظار
سامنے اللہ کے سجدہ میں کر آہ و فغاں
تا ہدایت ہو تجھے سوئے صراط مستقیم
اور ہیں وہ خالق اکبر بھی تجھ پہ مہرباں
باندھ کر رختِ سفر اے اختر پروانہ خو
توڑ اس زنار کو ہو راہیے دارالامان

(خاکسار سید محمد اختر حسین شاہ احمدی گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج کیمل پور) ٭

خبروں کا گلدستہ

——— گاندھی جی کے اخبارات ینگ انڈیا اور نوجیون جس پریس میں چھپتے تھے۔ اس کے کیپر سے ضمانت طلب کی گئی تھی۔ لیکن تعمیل نہ ہونے پر پولیس نے پریس پر قبضہ کر کے اُسے مقفل کر دیا۔ یہ پریس چالیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہے۔ اور ایک ٹرسٹ کے سپرد ہے جس کے ممبران میں سردار پٹیل اور مسٹر مہادیو ڈیسائی اور سیٹھ جمنالال بجاج بھی ہیں۔

——— بہار کے لیڈر بابو راجیندر پرشاد کو جنہیں پنڈت موتی لال نہرو نے سردار پٹیل کی رہائی سے پہلے اپنی گرفتاری کی صورت میں اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ ٹیکس آرڈی نینس کے ماتحت ۶ ماہ قید محض کی سزا ہوئی ہے۔

——— گورنمنٹ نے لدھیانہ میں تعزیری پولیس مقرر کی ہے۔ جس کا خرچ ۱۶ ہزار روپیہ شہر سے وصول کیا جائے گا۔ لدھیانہ میونسپل کمیٹی نے اتفاق رائے سے قرار دیا۔ کہ تعزیری پولیس کی کوئی ضرورت نہیں۔

——— گورو کل سے جن طلباء کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں ۶-۶ ماہ قید سخت کی سزا "بی" کلاس دی گئی ہے ان کی جگہ اب ۲۸ دوسرے لڑکوں کا جتھہ گیا ہے ٭

——— (دہلی ۷ رجولائی) گھنٹہ گھر کے نزدیک اور سینٹرل پولیس سٹیشن سے ایک فرلانگ کے فاصلہ پر سیٹھ لکشمی نارائن کے سٹور پر گذشتہ رات کو پانچ نوجوانوں نے ڈاکہ ڈالا۔ پستول دکھا کر ڈاکوؤں نے خزانچی سے چابیاں حاصل کر لیں۔ اور سیف کھول کر ۶۱۰۰ روپیہ کے نوٹ اور روپیہ لے کر رفو چکر ہو گئے۔ ملازمان کے شور مچانے پر کچھ لوگ جمع ہو گئے۔ لیکن ڈاکوؤں نے گولیاں چلا کر راستہ صاف کر لیا۔ اور آخر موٹر میں بیٹھ کر جو ان کے انتظار میں تھی چلتے بنے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سیٹھ صاحب کو ڈاکہ سے پہلے دو خطوط ملے تھے۔ کہ وہ ہندوستان کی خدمت کے لئے دو ہزار روپیہ دیں۔ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ تو آپ کا روپیہ بمعہ سود واپس کر دیں گے۔ ورنہ رقم بٹے کھاتے میں ڈال دینا ٭

——— رہتک ۶ رجولائی۔ فقیر یا میراثی ساکن موضع سانگھی ضلع رہتک نے اپنے ۷ سالہ لڑکے کی شادی ۱۷ راپریل ۱۹۳۰ء کو موضع کی لڑکی سے کی۔ چوہدری ماتو رام نے دفعہ ۶ ایکٹ ۱۹۳۹ء کے ماتحت ملک زمان مہدی خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رہتک کی عدالت میں استغاثہ دائر کیا۔ جس پر فقیر یا ملزم کے خلاف جرم ثابت پا کر عدالت نے ۱۵ دن قید محض کی سزا دی۔ مگر گورنمنٹ پنجاب نے بذریعہ تار اس کی فوراً رہائی کا حکم دیا۔ اور وہ رہا ہو گیا ٭

——— عبدالرحمن ڈکٹیٹر وار کونسل اور روپ لال پوری سیکرٹری وار کونسل امرتسر کو بادا نانک سنگھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کی عدالت سے ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ غازی کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور روپ لال کو زیر دفعہ ۲۸ ضمانت نہ دینے پر۔ علاوہ ازیں روپ لال کو زیر دفعہ ۱۷ ترمیم ضابطہ فوجداری تین ماہ قید سخت کی بھی سزا ہوئی ہے ٭

——— بمبئی کے لوہے کے سوداگران کی ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک مہاتما گاندھی کو رہا نہ کر دیا جائے یا قومی مطالبہ پورا نہ کیا جائے۔ برطانوی لوہے اور فولاد کا بائیکاٹ کیا جائے ٭

——— ہاؤس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ یکم مارچ سے ۱۳ مئی تک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ہندوستان میں سزا یافتگان کی تعداد ۱۲۰۰۰ ہے ٭

کنگ آف ٹانکس
یعنی
شہزور
ناطاقتی۔ دماغی اور اعصابی کمزوری کی بہترین دوا ہے
قیمت ۴۰ گولی ۴ روپے معہ محصول ڈاک ٭
تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

شربت فولاد
عورتوں کی بیماریاں متعلقہ رحم کمی و بیشی حیض ناطاقتی
اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے
قیمت ۶۰ خوراک ۳ روپے۔ محصول ڈاک ۸ آنہ ٭
تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ار جولائی ۱۹۳۰ء

کلام الامام

(از مسیح موعود علیہ السلام)

اتمام الحجت علی المخالفین

(۲)

ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۳ کے حاشیہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین علماء پر اتمام حجت کے لئے ۱۸۹۶ء میں مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا۔ جس کے جواب میں سب مر گئے۔ کوئی سامنے نہ آیا:۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف مکفر مکذب پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آویں۔ اور یقیناً سمجھیں۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے عبدالحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا ہم پر انعام واکرام کیا۔ اور اس کو ذلیل کیا۔ اور اس کا بیٹے کا دعویٰ بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اس کو حاصل نہ ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھکر اس مباہلہ میں ہوگا۔ میں نے اس روز بد دعا نہیں کی۔ کیونکہ وہ ناسمجھ اور نبی تھا۔ اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی۔ مگر اب میں بد دعا کروں گا۔ سو چاہیئے۔ کہ ہر ایک مباہلہ کی درخواست کرنے والا اپنی طرف سے چھپا ہوا اشتہار شائع کرے۔ اور یہ ضروری ہوگا۔ کہ مباہلہ کرنے والا صرف ایک نہ ہو بلکہ کم سے کم دس ہوں۔ اور چونکہ مباہلے کے لئے ہر ایک شخص بلایا گیا ہے۔ خواہ پنجاب کا ہو یا ہندوستان کا۔ یا بلاد عرب کا۔ یا بلاد فارس کا۔ اس لئے یہ مشقت مخالفوں پر جائز نہیں رکھی گئی۔ کہ وہ دور دراز سفر کرکے پہنچیں۔ بلکہ حسب منطوق ما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ ویرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص اشتہارات کے ذریعہ سے مباہلہ کرے۔ مگر یہ شرط ضروری ہے۔ کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے ہیں۔ وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے۔ اور محض حوالہ نہ دے۔ بلکہ کل الہام صفحات مذکورہ کے اشتہار میں درج کرے۔ اور پھر بعد اس کے عبارت ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے۔ وہ یہ ہے:۔

دعا

"اے خدائے علیم وخبیر میں جو فلاں ابن فلاں ساکن قصبہ فلاں ہوں۔ اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے۔ دعوی مسیح موعود ہونے میں کاذب اور مفتری اور کافر جانتا ہوں۔ اور یہ تمام الہام اس کے جو میں نے انجام آتھم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک اس اشتہار میں لکھے ہیں۔ یہ سب میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں۔ تیری طرف سے نہیں ہیں۔ پس اے خدائے قادر اگر تو جانتا ہے۔ کہ میں اپنے اس اقرار میں سچا ہوں۔ اور اس کا یہ دعویٰ تیری طرف سے نہیں۔ اور نہ یہ الہام تیری طرف سے ہیں۔ بلکہ وہ درحقیقت کافر ہے۔ تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر۔ کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں۔ اور تیری طرف سے ہے۔ اور یہ تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں تو مجھ پر جو میں اس کو کافر اور کذاب سمجھتا ہوں۔ دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آج کے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔ آمین"

یہ اشتہار جب کسی مباہلہ کرنے والے کی طرف سے بغیر کسی تغیر وتبدل کے آئے گا۔ تو ایک شخص کو کہا جائیگا۔ کہ اس اشتہار کو ہماری جماعت میں پڑھے۔ تب اس کے ختم ہونے پر تمام جماعت آمین کہیگی۔ اور ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا بالمواجہ مباہلہ ہوا۔ ایسا ہی میری طرف سے اس اشتہار آنے کے بعد اس مضمون کی تحریر مباہلہ چھپے گی۔ کہ میں وہ تمام الہامات جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے گئے ہیں سب اپنی تحریر میں درج کروں گا۔ اور یہ دعا بعد اس کے لکھوں گا۔ کہ اے خدائے قادر وعلیم اگر تو جانتا ہے۔ کہ میں نے دعوی المسیح موعود ہونے کا اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ بلکہ میرا افترا ہیں۔ یا شیطانی وساوس ہیں۔ تو آج کی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تو جانتا ہے۔ کہ میرا دعوی تیرے الہام سے ہے۔ اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اشتہار میں لکھے گئے ہیں۔ تو اس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھ کو کاذب جانتا ہے۔ ایک سال کے عرصہ میں نہایت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ آمین۔ اور جب یہ اشتہار اس مخالف مباہلہ کنندہ کے پاس پہنچے۔ تو چاہیئے۔ کہ وہ ایک جماعت میں پڑھا جائے۔ اور جب ختم ہونے مضمون کے ساری جماعت آمین کہے +

یہ تجویز مباہلہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو پچاس کوس سے زیادہ فاصلہ پر رہتے ہیں۔ لیکن اگر پچاس کوس کے اندر ہوں۔ جیسے شیخ محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ امرتسری اور احمد اللہ امرتسری اور عبدالحق غزنوی اور میاں عبدالجبار غزنوی تو ان کے لئے یہ طریق احسن ہے کہ وہ بالمواجہ مباہلہ کر لیں۔ آدھی مسافت میں طے کروں اور آدھی وہ طے کریں۔ اور ایک درمیانی جگہ میں مباہلہ ہو جائے۔ یہ ہماری آخری اتمام حجت ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص ظلم کو نہیں چھوڑے گا۔ تو اس پر خدا تعالےٰ کی حجت پوری ہوگئی۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ منہ

فاروق۔ کیا مولوی ثناء اللہ امرتسری رد بتا سکتا ہے کہ اس نے اس دعوت مباہلہ کا کوئی جواب باصواب دیا تھا اور کیا وہ مقابلہ میں مباہلہ پر آمادہ ہوا تھا۔ تاکہ دنیا کو اسکی ایمانداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

ایک غیر مبائع کے سوالات کا جواب

(۱) کیا حضرت مرزا صاحبؑ شروع سے لے کر آخری دم حیات تک ایک دعوی نبوت پر قائم رہے یا شروع میں محدث تھے۔ مگر بعد میں آپؑ نے دعوی نبوت کیا؟

(۲) وہ کیا بات تھی۔ کہ حضرت محمد صلعم کے بعد حضرت صاحبؑ نے مدعی نبوت پر لعنت فرمائی؟

(۳) لا نبی بعدی سے آپ کیا مراد لیتے ہیں۔ اگر محمد صلعم کے بعد نبوت جاری ہے۔ تو ۱۳۰۰ سال میں کون کون سے انبیاء احمد مصطفےٰ محمد مجتبےٰ صلعم کے بعد آئے؟

(۴) کیا مرزا صاحبؑ کے بعد اور بھی نبی آوینگے؟

جواب سوال اول

سیدنا حضرت مرزا صاحبؑ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) شروع سے لے کر آخر دم تک ایک ہی دعوی پر قائم رہے۔ وہ دعوی یہ تھا۔ کہ میں خدا کی طرف سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ و کثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف ہوں۔ اور اس میں ۱۹۰۱ء تک آپؑ اس کا نام محدثیت رکھتے تھے۔ جیسا کہ آپ کو بھی مسلم ہے۔ لیکن اس کے بعد آپؑ نے اسی حقیقت کا نام نبوت رکھا۔ اور محدثیت و جزوی نبی کا لفظ چھوڑ دیا ملاحظہ ہو غلطی کا ازالہ:۔

"صحیح مسلم میں بھی مسیح موعودؑ کا نام نبی رکھا گیا۔ اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ۔ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے" (صفحہ ۵)

چنانچہ ہمارا دعوی ہے۔ کہ آپ اس کے بعد حضرت صاحبؑ کی کسی کتاب سے نہیں دکھا سکتے۔ کہ آپ نے فرمایا ہو۔ میں جزوی نبی ہوں۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے آپؑ نبی کی تعریف کرتے تھے۔ اور بعد میں اور یعنی پہلے نبی کے لئے براہ راست ہونا ضروری سمجھتے تھے۔ بعد میں آپؑ پر کھل گیا۔ کہ یہ شرط غیر ضروری ہے چنانچہ براہین میں فرماتے ہیں:۔

"نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا" (صفحہ ۱۳۸)

یہ لغوی نبی کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پھر عبارت یوں ہوگی۔ کہ لغوی نبی وہ ہے۔ جو خدا سے بذریعہ وحی خبر پائے۔ اور شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہ ہو۔ یعنی اگر شریعت لے آئے تو حرج نہیں۔ حالانکہ یہ بدیہی طور پر باطل ہے کہ شریعت لائے۔ اور پھر بھی وہ لغوی طور پر نبی کہلائے۔ پس یہ نبوت کی تعریف چونکہ عام ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ پر صادق آتی ہے۔ اس لئے آپؑ نبی ہیں۔ اور انہی معنوں میں نبی ہیں۔ جن میں انبیاء سابقین حضرت محمد رسول رب العلمین تک نبی کہلاتے رہے۔ اس پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ پھر دوسرے مجددین کیوں نبی نہیں کہلا سکتے۔ اس کے لئے حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو:۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی" (صفحہ ۳۹۱)

اس عبارت کو خوب غور سے پڑھئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ دوسرے اولیاء و صلحا کسے باشند نبی کہلانے کے مستحق نہیں "کثرت امور غیبیہ سے مشرف ہونا" جس حد تک چاہیئے۔ وہ ان میں نہیں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ ان کے لئے پیشگوئی میں نبی اللہ کا لفظ نہیں۔ . . . . . ۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ وہ کثرت وحی جو اس میں شرط ہے۔ وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔ پس ہم مجددین کو نبی ان معنوں میں نہیں کہہ سکتے۔ جن معنوں میں حضرت اقدسؑ کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت نبوت جو عبارت ہے کثرت اظہار امور غیبیہ سے وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔

ایک اور بھاری ثبوت اس بات کا کہ مجددین امت محمدیہ اس نبوت سے مشرف نہیں ہوئے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کو عطا کی گئی۔ یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعوی فرمایا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں۔ اور کوئی غیر نبی کسی نبی پر تمام شان میں بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ ومن انکر فعلیہ البیان ؛

سوم آپؑ الاستفتاء صفحہ ۱۷ پر فرماتے ہیں۔ فلیس نبوتی کا نبوتہ۔ پس اگر محمد صلعم کی نبوت محدثیت والی نبوت ہے۔ تو مسیح موعودؑ کی نبوت بھی محدثیت والی سمجھ لیں ؛

جواب سوال دوم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مدعی نبوت پر حضور مسیح موعودؑ نے لعنت فرمائی۔ وہ ایسا نبی ہے۔ جو مستقل طور پر (براہ راست نبوت پانے کا) دعوی نبوت کرے یا صاحب شریعت ہونے کا۔ اور آپ گواہ رہیں۔ کہ ہم بھی اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کو صاحب شریعت جدیدہ نبی سمجھے۔ یا آپؑ کو براہ راست بدوں اتباع حضرت خاتم النبیینؐ نبوت پانے والا قرار دے۔ ہمارا ایمان اس عبارت پر ہے:۔

"اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

اور میرا یہ قول کہ

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعض صرف یہ ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں"

(ص ۶)

اور حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی میں اپنے آپ کو مدعی نبوت ٹھہرایا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۶:-

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ رمضان کے مہینے میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے"

پھر خود مولوی محمد علی صاحب نے مسیح موعودؑ کو مدعی نبوت ٹھیرایا ہے۔ دیکھو ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۳۱ ہ:-

"آپ (خواجہ غلام الثقلین) ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے"

جواب سوال سوم

لا نبی بعدی اور خاتم النبیین کے معنے حضرت مسیح موعودؑ کیا لیتے تھے۔ مفصلہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:-

"خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے x x x x یہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین x x x x اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ آپ خاتم ہیں۔ آپ کی مہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے۔ ہم خود بخود نہیں بن گئے۔ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق بنایا" (الحکم ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حوالہ دوم

"شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو"

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

حوالہ سوم

"نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص بجادہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں جو چراغ نبوت سے مکتسب اور مستفاض ہو" (ریویو برمباحثہ ص ۷)

پھر آپ تذکرۃ الشہادتین فارسی کا حاشیہ دیکھیں۔ یہ فارسی کتاب حضرت مسیح موعودؑ نے کابل میں اپنے عقائد کی تبلیغ کے لئے بھجوائی:-

"آنچہ ناآشنایان حقیقت بر معنی سخن نارسیدہ بر لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوۃ اعتراض مے کنند۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است و بمضمون حدیث لا نبی بعدی احدے بعد ازاں حضرت نبی نتواند بود۔ ایشاں معنی ختم نبوت را اصلاً نہ فہمیدہ اند چہ بر وجود ذی جود سرور عالم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است۔ نہ نبوت x x x ہذا الاینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ وازیں نیز منافی لا نبی بعدی نیست"

یہ سوال کہ گذشتہ ۱۳۰۰ سو سال میں کون ہوا۔ اس کا جواب حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پر موجود ہے۔ یعنی مسیح موعودؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں آیا۔ کیوں نہیں آیا۔ کیوں نہیں ہوا؟ اس کا جواب حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی زبان سے سنئے:-

"سائل نے سوال کیا۔ کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے۔ تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا؟ حضرت نے فرمایا۔ یہ سوال مجھ پر نہیں بلکہ آنحضرت صلعم پر ہے۔ انہوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا۔ اس سے پہلے کسی آدمی کا نام نہیں رکھا۔ اس سوال کے جواب دینے کا اس واسطے میں ذمہ وار نہیں ہوں"

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۷ء)

چوتھے سوال کے جواب میں

صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے دکھا دیا۔ کہ نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کھلا ہے پس جب ضرورت ہو گی وہ اپنے وعدہ کے موافق کریگا جیسا وہ چاہیگا۔ ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ ڈوئی کو مخاطب فرماتے ہیں:-

"اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہوتا رہے گا"

(صفحہ ۱۷ تتمہ حقیقۃ الوحی)

یہ ظاہر ہوتا رہے گا کن پر نبیوں پر۔ اسی سے سوال کا جواب ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا وانت

چند نایاب تحفے

مسیح موعود کا پیغام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دو تبلیغی اشتہار جن کا ہر احمدی کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ چھوٹے سائز رنگدار کاغذ پر طبع کر دیئے ہیں۔ ایک اشتہار میں عورتوں کو بہت زور سے تبلیغ کی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ اس اشتہار کو ہر ایک گھر میں پہنچایا اور سنایا اور سمجھایا جاوے۔ اور دوسرے اشتہار میں لڑکے لڑکیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات ہیں۔ کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکی نہ دی جائے یہ دونوں اشتہار نہایت ضروری ہیں۔ اور ہر ایک احمدی کے پڑھنے کے قابل۔ خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ دوسرے خواندہ بھائی سے پڑھوا لے۔ اور پھر اپنے گھر کے لوگوں کو سمجھا دے اور سنوا دے۔ اور ذہن نشین کرا دے چند کاپیاں باقی ہیں۔ ۰-۲-۰ کے ٹکٹ بھیج کر ایک کاپی طلب کرو:

حجج الکرامہ فی آثار القیامہ

نواب صدیق حسن خاں بھوپال کی وہ مشہور کتاب جس کا اکثر تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ذکر آیا ہے۔ اور اس وقت یہ کتاب کسی جگہ نہیں ملتی۔ نہ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ احمدیوں کے خاص مذاق کی کتاب ہے مجلد قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک:

غلاف کعبۃ اللہ

مکہ مکرمہ پر جو غلاف سلطان روم کی طرف سے ہر سال پہنایا جاتا ہے۔ اس کے پارچے بعض حاجی مکہ شریف سے لے آیا کرتے ہیں۔ جو تبرک کے طور پر رکھتے ہیں۔ ایک احمدی حاجی جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ غلاف موصوف کا ایک بڑا ٹکڑہ جس پر نہایت عمدہ اللہ اور رسول کا نام مذاف اور نستعلیق پورا موجود ہے خرید لائے تھے۔ جس کو پھر نہایت عمدہ استر اور حاشیہ لگا کر رکھا۔ اور جو بالکل نیا ہے۔ ہدیہ ص ۱۵

دفتر فاروق سے طلب کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائمن سفارشات اور مسلمانان ہند

آل انڈیا مسلم کانفرنس شملہ کی قراردادیں

(۱) شملہ ۵ر جولائی۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس ۵ر جولائی منعقدہ شملہ میں حسب ذیل قراردادیں منظور کیں:۔

فیڈرل نظام کی حکومت

(۱) ہندوستان کی آئندہ حکومت کو فیڈرل اصول پر قائم کرنے صوبجاتی کونسلوں کے انتخابات جداگانہ حلقہ ہائے انتخابات کے ذریعہ سے کر دینے اور صوبجات کو صوبجاتی آزادی عطا کرنے کے متعلق سائمن کمیشن کی سفارشات کا اعتراف کرتے ہوئے ہماری پُرزور رائے ہے۔ کہ مسلم قوم کے اہم ترین مطالبات جو آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی اس قرارداد میں درج ہیں۔ جو یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو بمقام دہلی منظور ہوئی کمیشن نے پورے نہیں کئے۔

۳۳½ فیصدی نیابت

(۲) ان مطالبات کا اعادہ کرنے کے بعد ہم بلا تامل یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ فیڈرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات جداگانہ حلقہ ہائے انتخابات کے ذریعے سے ہوں۔ اس مرحلہ پر ہم اس بارے میں کسی رائے کا اظہار نہیں کرتے۔ کہ آیا مرکزی مجالس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے انتخابات بالواسطہ ہوں۔ یا براہ راست۔ ہم اس تناسب نیابت کے سخت خلاف ہیں۔ جو سائمن کمیشن نے تجویز کی ہے ہماری پرزور رائے ہے۔ کہ مسلمانوں کو فیڈرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ دونوں ایوانوں میں کم از کم ۳۳½ فیصدی نشستیں دی جائیں:۔

فرقہ وار نیابت

(۳) اگر کسی وقت کسی صوبے کے مسلمانوں کی ۲/۳ اکثریت جداگانہ حلقہ ہائے انتخابات کو بند کرنا چاہے۔ تو اسے ایسا کرنے کی اجازت ہو۔

گورنروں کے وسیع اختیارات

(۴) صوبجاتی آزادی حقیقی معنوں میں آزادی ہو۔ اور اسے گورنروں کو غیر محدود اختیارات عطا کرنے سے پاش پاش نہ کیا جائے۔ تمام وزراء غیر سرکاری اور بذریعہ انتخابات مقرر کئے جائیں۔ اور وزارت مشترکہ طور پر مجلس آئین ساز کے سامنے ذمہ دار ہو:۔

بنگال اور پنجاب میں اکثریت

(۵) مسلمانوں کو بنگال اور پنجاب میں لازماً اکثریت حاصل ہونی چاہیئے۔ سائمن کمیشن نے چھ صوبوں میں ہندوؤں کی اکثریت قائم رکھی ہے۔ مگر پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کو اکثریت سے محروم کر دیا ہے:۔

سندھ کی علیحدگی

(۶) ہم کمیشن سے اس بات میں اتفاق کرتے ہیں۔ کہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کے زبردست وجوہ موجود ہیں۔ لیکن ہم اس کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ کہ سندھ کی فوری علیحدگی کے مسئلہ کو آئندہ موقعہ پر ملتوی کر دیا جائے۔ ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ سندھ کو بلا تاخیر مزید بمبئی سے علیحدہ کیا جائے:۔

صوبہ سرحد کو مکمل اصلاحات

(۷) ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیشن نے صوبہ شمال مغربی سرحد کو اصلاحات عطا کی ہیں۔ لیکن ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ وہ اصلاحات بالکل ناکافی ہیں۔ جو دلائل کمیشن نے پیش کئے ہیں۔ وہ صحیح نہیں۔ ہماری پرزور رائے ہے۔ کہ صوبہ سرحد کو بھی اس پیمانہ پر اصلاحات دی جائیں۔ جس پر ہندوستان کے دوسرے صوبوں کو دی جائیں گی:۔

بلوچستان کو صوبجاتی آزادی

(۸) ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ بلوچستان کو مکمل صوبجاتی آزادی عطا کی جائے۔ اور اسے وہی اختیارات حاصل ہوں۔ جن سے دوسرے صوبجات متمتع ہوں۔

سرکاری ملازمتوں میں مسلم نیابت

(۹) سائمن کمیشن نے ملک کی سرکاری ملازمتوں اور مرکز اور صوبوں کی وزارتوں میں مسلمانوں کی نیابت کے لئے کافی انتظام نہیں کیا۔ ہماری رائے ہے کسی دستور کی جو وضع کیا جائے کامیابی اور استحکام کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلم قوم کو تمام کابینہ ہائے وزارت اور ملک کی سرکاری ملازمتوں میں کافی اور مؤثر نیابت کا اطمینان دلایا جائے۔ اور اس کا بندوبست دستور اساسی کا ایک جزو قرار دیا جائے:۔

مقامی حکومت خود اختیاری

(۱۰) یہ جلسہ اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے کہ تمام آئینی حکومت خود اختیاری کی جماعتوں میں مثل مقامی جماعتوں یونیورسٹیوں اور دیگر جماعتوں کے جو بذریعہ قانون بنائی جائیں مسلمانوں کی نیابت کے مطالبہ کو پورا نہیں کیا گیا اور نہ انکی تعلیم و تمدن۔ زبان۔ قانون شریعت اور اوقاف کے تحفظ کی تجاویز کو کمیشن نے پورا کیا۔ ہیں کمیشن کی اس ناکامی پر بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ کہ اس نے ان تحفظات پر عمل درآمد کرانے کے لئے موثر اور مکمل اطمینان بہم نہیں پہنچایا۔ ہماری پرزور رائے ہے۔ کہ یہ تحفظات دستور اساسی کا بنیادی حصہ ہونے چاہئیں:۔

فوجی سفارشات کی مخالفت

(۱۱) فوج کے متعلق کمیشن نے جو تجاویز کی ہیں۔ ہم ان سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہمیں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ کہ کمیشن نے فوج کو فوراً ہندوستانی بنانے اور ہندوستانی سنیڈ ہرسٹ قائم کرنے کے متعلق مکمل اور مؤثر انتظام نہیں کیا۔ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیشن نے اس معاملہ میں تمام جماعتوں کے ہندوستانیوں کی جائز اور واجب خواہشات اور جذبات کو نظر انداز کر دیا ہے لیکن ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کی کسی سکیم میں جو کوئی جماعت تجویز کرے۔ مسلمانوں کو فوجی ملازمت اور دوسری جنگی افواج مثل بحری اور ہوائی کے تمام درجوں میں کافی اور مؤثر نیابت دی جائے۔ بذریعہ قانون اس کا اطمینان دے دیا جائے:۔

متفرق مطالبات

ہمارے زبردست رائے ہے کہ مرکزی حکومت میں تجارت۔ ریلوے۔ تار اک کے محکمے ہندوستانی وزراء کے ہاتھوں میں ہوں۔ جو فیڈرل اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوں۔ ہم کمیشن کی ان تجاویز سے اتفاق نہیں کرتے جن سے گورنر جنرل کو اور زیادہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ پارلیمنٹری طریق حکومت کے منافی ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے۔ کہ وقت آگیا ہے جب مشترکہ مقاصد کے تمام امور مرکزی مجلس قانون ساز کو منتقل کر دیئے جائیں۔ اور دریائی عرصہ کیلئے فوج معاملات خارجہ۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے امور مناسب تحفظات کے ماتحت ہوں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن

اہلحدیث کی شرمناک کذب بیانی

اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ رمئی میں ایک علیحدہ ورقہ اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ گو اس اشتہار پر ضمیمہ کا لفظ بھی نہیں۔ اور نہ ہی اس پر کوئی صفحہ کا نمبر درج ہے۔ کہ اُسے اخبار مذکور کا جزو سمجھا جاتا۔ تاہم اخبار اہلحدیث میں وہ اشتہار بھی ہر خریدار کی طرف بھیجا گیا ہے اس اشتہار کی سُرخی "قادیان میں قتل وقتال اور مرزا صاحب قادیانی کا حُسن اخلاق" رکھکر مشتہر اور مضمون نگار نے جس حرکت کا اظہار کیا ہے۔ وہ امرت سری اخبار اہلحدیث جیسے معاند اور کینہ توز اخبار کے ہی شایان شان ہے۔

پہلا جھوٹ تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ قادیان میں کوئی "قتل وقتال" نہیں ہُوا۔ بلکہ جس قتل کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ بٹالہ کے قریب گورداسپور والی سڑک پر ہُوا۔ مگر اہلحدیث کو وہ مقام "قادیان" ہی نظر آیا۔ اور یا بھر اخوانھم یمدونھم فی الغی ثم لا یقصرون کے قاعدہ کلیہ کے مطابق اس کے بئس القرین نے اس سے یہ سفید جھوٹ لکھوا کر اس کا نامۂ اعمال سیاہ کرایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ خاکش بدہن یوں گویا ہے۔

دوسرا جھوٹ کہ:۔

"خلیفہ قادیان کس ہوشیاری سے مقدمہ میں قاتل کی طرف سے ڈیفنس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ قاتل نے سخت اشتعال دلانے پر قتل کیا"

اس فقرہ میں لفظ اشتعال پر اہلحدیث نے ۲۹ رمئی ۳۰ء کے الفضل کا حوالہ دیا ہے۔ اوّل تو اہلحدیث کے بغض و عناد کا یہ عالم ہے۔ کہ جوش غضب میں اسے یاد نہیں رہا کہ مضمون تو ۲۳ رمئی کے اخبار میں لکھتا ہوں۔ مگر حوالہ الفضل ۲۹ رمئی ۳۰ء کا دیتا ہوں ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

میرے اس اعتراض کے جواب میں اہلحدیث جو کچھ کہیگا۔ وہ مجھے معلوم ہے۔ مگر اس کی قلم سے اس کا جواب نکل آئے۔ تو وہی جواب اس کے ان بہت سے اعتراضوں کا ہو جائیگا۔ جو وہ بعض اوقات سلسلہ احمدیہ کے بانی پر کیا کرتا ہے۔ اسلئے ہم اس پر ابھی کچھ نہیں لکھتے ؎

بہرحال اہلحدیث کا سیاہ جھوٹ اور اس کی یہودیانہ تحریف ملاحظہ ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہرگز وہ فقرہ نہیں کہا۔ جو اُس نے آپ کی طرف منسوب کیا۔ بلکہ آپ نے ۲۹ راپریل کے خطبہ میں صاف فرما دیا۔ کہ:۔

"ہمیں اس وقت تک جو کچھ معلوم ہُوا ہے وہ بنی سنائی باتیں ہیں۔ کوئی تحقیقی خبر اب تک پہنچ نہیں سکی۔ اس لئے میں اس واقعہ کے متعلق کچھ کہنا پسند نہیں کرتا" صـ۱

اسی خطبہ میں آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:۔

"پس ہم اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کا بیان سننے کے بغیر کوئی رائے قائم نہیں کرینگے"

(الفضل مذکور صـ۲)

پس حضرت امام جماعت احمدیہ اصل واقعہ کے متعلق تو اپنے خیالات کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور کچھ کہنا پسند نہیں کرتے۔ مگر اہلحدیث کا مضمون نگار اپنی بدطینتی کا یوں مظاہرہ کرتا ہے۔ کہ:۔

"خلیفہ قادیان کس ہوشیاری سے مقدمہ میں قاتل کی طرف سے ڈیفنس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ قاتل نے سخت اشتعال دلانے پر قتل کیا"

یہ کیوں ہُوا؟ صرف اس لئے کہ ہمارے مخالفین کو بالخصوص اہلحدیث کو بچپن سے یہی عادت ہے۔ کہ ہماری تحریرات میں قطع و برید کر کے اور اپنی طرف سے عبارتیں بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اور مخلوق خدا کو گمراہ کرتا ہُوا افضل اکبر کی نیابت سرانجام دیتا ہے۔ مثلاً تازہ ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ تو فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنی جماعت کو "خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دعاؤں پر خاص زور دیں۔ اپنے لئے جماعت کے لئے اور ہمارے جو بھائی سیرالیون میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے۔ اور خصوصاً اس بھائی کے لئے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ شدید اشتعال دلائے جانے پر وہ ایک شخص پر حملہ کر بیٹھا ہے" (الفضل ۲۹ اپریل صفحہ ۲ کالم ۳)

مگر اہلحدیث پہلا جملہ حذف کر دیتا ہے۔ اور دوسرا جملہ لکھکر حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتا ہے کہ گویا امام جماعت احمدیہ نے اپنے ایک احمدی کو یہ ڈیفنس سکھائی ہے۔ یہ سب کچھ تشابہت قلوبہم کی زبردست صداقت ثابت کرنے کے لئے بئس القرین نے اس سے کرایا ہے۔ تا معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت حق پر ہے ؎

تیسرا جھوٹ اور جعلسازی اہلحدیث کی ملاحظہ ہو۔ کہ اس اشتہار میں یوں زائد فائی کرتا ہے:۔

"لطف پر لطف یہ ہے۔ کہ اس ڈیفنسی تعلیم پر قادیانی "الفضل" کا ایڈیٹر اپنے خلیفہ کی تعریف کرتا تھکتا نہیں۔ کہ سبحان اللہ خلیفہ صاحب کیسے راستگو ہیں۔ صاف صاف قتل کا اعتراف فرما لیا۔ کوئی حیل وحجت نہیں کی"

زیر خط عبارت کو اہلحدیث نے محض افتراء کے طور پر "" کی علامتوں میں دیکر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ "الفضل" اخبار کے یہ الفاظ ہیں۔ جو وہ نقل کرتا ہے۔ حالانکہ یہ محض غلط اور جھوٹ ہے۔ الفضل کے ہرگز کسی نمبر میں بھی یہ الفاظ بعینہٖ موجود نہیں ہونگے۔ جو اہلحدیث نے نجاست پر منہ مارتے ہُوئے "" کی علامت کے اندر رکھتے ہُوئے "الفضل" کی طرف منسوب کر کے مخلوق خدا کو دھوکا دیا ہے۔

پھر لطف یہ ہے۔ کہ حضرت امام جماعت تو لوگوں کی بات بتاتے ہیں۔ کہ لوگ یوں بیان کرتے ہیں مگر امرتسری باوجود اہل علم ہونے کے اُسی بیان کو حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ کبھی اسے ڈیفنس کا اشارہ" قرار دیتا ہے۔ کبھی اسے "اعتراف" قرار دیتا ہے۔ اور ذرا بھی شرم و حجاب محسوس نہیں کرتا۔ کہ ناظرین اخبار مجھے کیا کہیں گے۔ کہ الزام میں کوئی گرفتار ہے۔ اور "اعتراف" کو ہم کس کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ پھر "" کی علامت میں جس عبارت کو "الفضل" کے ایڈیٹر کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ وہ ادنیٰ تامل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہرگز الفضل کی عبارت نہیں۔

اہلحدیث کی بہترین مشورات (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبارتوں اور جملہ ازیوں کے بعد امرت سری مکذب اپنے آباؤ اجداد قدیم منکرین انبیاء کی سنت کو یوں پورا کرتا ہے کہ جو اعتراض بار بار کر چکا ہے۔ اور بارہا اس کا معقولی و منقولی طور پر جواب دیا جا چکا ہے۔ پھر "مرغ کی ایک ٹانگ" کی مثل کے مطابق دوہرا آیا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ:-

"ہم بذات خود کسی کی ہتک عزت کرنا خاصکر خانہ نشین مستورات کو برائی سے یاد کرنا نہایت برا جانتے ہیں۔ لیکن مباہلہ پارٹی بھی چونکہ سالہا سال مرزا مسیح قادیان کی عفیفات میں مرزائی رہی ہے۔ اس لئے انہی کی سنت کے ماتحت انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہو۔ تو کیا تعجب۔ اس بارے میں ہمارا ثبوت سنئے۔ آپ کے مسیح موعود نے دنیا کی بہترین مستورات کو فحش گالیاں دیں۔ کیا آپ بھول گئے۔

جہاں لکھا ہے کہ "یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار کسبی عورتیں تھیں"۔ (رسالہ انجام آتھم) اشتہار مذکور کالم اوّل +

ظالمش بدہن اہلحدیث حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کا فقرہ زیر خط لکھتا ہوا یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اس کی "بہترین مستورات" کو فحش گالیاں دیں"۔ حالانکہ کئی دفعہ سے بتایا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے متعدد مقامات پر وضاحت کی ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح کی پوری پوری تعظیم کرتے ہیں۔ نہ صرف آپ کی بلکہ آپ کی بہنوں اور آپ کے بھائیوں کی بھی عزت کرتے ہیں۔ عقلی اقتضاء بھی یہی ہے بھلا جو شخص کسی کے نام پر اپنے آپ کو موسوم کرے۔ وہ اپنے ہم نام اور مثیل کو گالی دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! پھر اسے بارہا سمجھایا جا چکا ہے۔ کہ جہاں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ وہیں حضرت صاحبؑ نے پہلے فرما دیا ہے۔ کہ "انجیل متی سے معلوم ہوتا ہے"۔ ص۔ اور اس کے بعد دو تین صفحے تک یسوع مسیح کے متعدد حالات بتائے ہیں۔ اور پھر آخر میں فرماتے ہیں:-

"بالآخر ہم لکھتے ہیں۔ کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے رسول کریم صلعم کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا۔ کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں"۔ ص۸

پس یہ عبارتیں ساری کی ساری الزامی رنگ میں ہیں۔ جو پادریوں کی اسلمات میں سے ہیں۔ اور پادریوں کی مسلمہ کتاب بائیبل سے ماخوذ ہیں۔ نہ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی اپنی طرف سے۔ چنانچہ ہمچو قسم باتوں کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل کے ساتھ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنی دوسری کتاب میں حوالہ دار "اہل حدیث" کی "قابل تعظیم مستورات" کا ذکر کیا ہے۔ اور ساتھ ہی بائیبل کا حوالہ بھی دیدیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ست بچن)

عیسائیوں کا عقیدہ ان عورتوں کے متعلق

امید تو نہیں۔ کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم کا مصداق ہر صحیح بات کا انکار کرنے والا امرت سری "اہلحدیث" ہمارے جواب سے مستفید ہو کر اپنی زاغ فائی سے باز آجائے۔ کیونکہ پہلے سے اس کا تجربہ ہوتا آرہا ہے۔ مگر شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔ ہم ذیل میں "اہلحدیث" کی (یعنی اہل حدیث کے نزدیک) "بہترین مستورات" کے متعلق خود ان لوگوں کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جو لوگ انجیل کے ماننے والے اس کی منادی کرنے والے اس کے مفسر اور شارح ہیں اور اس کے حرف بحرف کو الہامی مانتے اور باعث نجات سمجھتے ہیں۔ یہ سب اس لئے تا واضح ہو۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے یسوع مسیح کی دادیوں نانیوں کے متعلق جو کچھ لکھا۔ وہ ان کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ وہ الفاظ بعینہٖ وہی تھے جو عیسائیوں نے لکھے ہیں۔ اور ان کے عقیدے میں ہیں۔ تا ؎

سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

ملاحظہ ہو عیسائیوں کی نہایت معتبر کتاب خزانۃ الاسرار شرح انجیل متی مصنفہ پادری آرکلارک و پادری عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء کا صفحہ ۷۰۔ جہاں پر انجیل متی کے شروع نسب نامۂ یسوع کی تفسیر میں آیت ۳ تا ۶ کی شرح کرتے ہوئے ہر دو فاضل پادری صاحبان یوں تحریر کرتے ہیں:-

"ان آیات میں چار عورتوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ جن میں سے دو ضرور غیر قوم سے تھیں۔ یعنی راحاب و روت لیکن تمر میں شبہ ہے۔ کہ یہودی عورت تھی یا غیر قوم۔ پر بنت سبع یہودی تھی۔ ان چاروں میں تین گنہگار ہیں۔ جن پر زنا کا داغ لگا ہوا ہے۔ راحاب تو کسبی تھی۔ (یشوع ۲-۲۱) اور ثمر بھی حرامکار تھی (پیدائش ۳۸ ۱۶ تا ۳۰) بنت سبع بھی بدکار تھی۔ اس نے داؤد سے زنا کیا تھا۔ (۲ سموئیل ۱۱-۲) یہاں سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح خداوند نے گنہگاروں کے سلسلہ میں آنے سے نفرت نہیں کی"۔ (تفسیر انجیل متی)

ناظرین کرام ذرا غور کریں۔ اس عبارت بالا کو پڑھیں۔ پھر انجام آتھم کی عبارت کو پڑھیں۔ اور سوچیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے عیسائیوں کی بدزبانی کے جواب میں الزامی طور پر یسوع کے چال چلن اور حالات کا بیان کرتے ہوئے اگر یہی فقرے لکھ دیئے۔ جو خود عیسائیوں نے حضرت مرزا صاحبؑ سے بھی پہلے لکھے ہوئے تھے۔ اور خود مسیحی مشنریوں اور فاضل پادریوں نے ہی اس حقیقت کو منکشف کر دیا ہے۔ تو کیا ایسی واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے پھر بھی حضرت مرزا صاحبؑ پر یہی اعتراض کرنے جانا۔ کہ مرزا صاحب نے "بہترین مستورات" کو فحش گالیاں دیں"۔ ڈھٹائی اور کمال طور پر بیہودیانہ چال اور بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے؟

اہلحدیث کیلئے باعث غیرت ہے

کہ عیسائیوں کی جو عورتیں خود عیسائیوں کے اعتقاد اور ان کے فاضل پادریوں کی تحریرات کے مطابق "زنا میں داغ دار" ہوں۔ جن کو خود عیسائی ہی کسبی" حرامکار" "بدکار" کا خطاب دیں وہی عورتیں محض ہماری مخالفت میں اہلحدیث کی "بہترین مستورات" ہوں۔ ؎ ترسم زسی بکعبہ اے اعرابی

کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

(غلام احمد مجاہد مولوی فاضل)

تحفہ مسترباں

فتنہ مسترباں کے صحیح واقعات اور مسترباں کے مباہلے اور حلف کے تحقیقی اور دندان شکن جوابات اور مسترباں کے اصلی حالات اس تحفہ میں درج ہیں جہاں کہیں فتنہ مسترباں کا چرچا ہو۔ وہاں اس تحفہ کو پہنچانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ فی نسخہ ۴ر ایک روپیہ کے پانچ نسخے علاوہ محصول ڈاک

... کے لئے ۵ ٹکٹ ڈاک ارسال کر کے منگالیں + (منیجر نور ق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

اصحاب موسیٰ اور اصحاب محمد صلعم کا تقابل

(۲)

(از جناب محمد یعقوب صاحب طاہر فاضل قادیان)

اگر اُمتِ محمدیہ اپنے شاندار کارناموں میں موسوی اُمت سے کمتر ہو۔ یا عیسوی اُمت سے نیچی ہو۔ تب بے شک کہدو۔ تم نے غلط کہا تھا۔ جو کچھ کہا۔ بالکل جھوٹ کہا۔ لیکن اگر اُمت محمدیہ تمہیں لاکھوں درجے امم سابقہ پر فوقیت لے جاتی دکھائی دے۔ تو یقیناً پھر تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ اس امت کا بانی بھی امم سابقہ کے بانیوں سے افضل و برتر ہے ؛

درخت کے پھلوں کو دیکھو

پس ان پھلوں کو دیکھو جو نخل موسیٰ پر لگے۔ اُن پھلوں کو دیکھو۔ جو نخلِ عیسیٰ پر لگے۔ اور اُن پھلوں کو دیکھو۔ جو نخلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر لگے۔ اور پھر بتاؤ۔ کس درخت کے کچے پھل ہیں۔ اور کس درخت کے کڑوے پھل۔ اور کس درخت کے لذیذ و خوش ذائقہ اور شیریں پھل۔ اگر موسیٰ کے ساتھی نہایت کمزور اور کم ایمان دکھائی دیں۔ اگر عیسیٰ کے ساتھی نہایت بزدل اور دون ہمت دکھائی دیں۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نہایت جری اور بہادر نظر آئیں۔ تو پھر تسلیم کرو۔ یہ درخت بھی ان درختوں سے اعلیٰ ہے۔ یہ نبی بھی ان نبیوں سے بلند تر ہے۔

مجھے اس وقت ان شاندار کامیابیوں کے بیان میں جانے کی ضرورت نہیں۔ جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے نصیب فرمائیں۔ نہ مجھے ان ناکامیوں کا ذکر کرنا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لاحق ہوئیں۔ یہ ایک تفصیلی بحث ہے۔ جس کے لئے موجودہ وقت اور یہ اوراق کافی نہیں۔ مگر میں ان شاندار کامیابیوں کے ذکر کرنے سے نہیں رُک سکتا۔ جو نخلِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر لگے۔ اور نہ ان کچے اور کڑوے پھلوں کے بیان کرنے سے رہ سکتا ہوں۔ جو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کے نخل پر لگے۔ میں نے فاروق کی ایک گذشتہ اشاعت میں مسیحِ ناصری کے حواریوں کے دلچسپ واقعات اناجیل سے اخذ کر کے بیان کئے تھے۔ میرا خیال ہے۔ اس مضمون کے مرقوم ہو جانے کے بعد اب میرے لئے ضروری نہیں۔ کہ میں پھر یہوداہ اسکریوطی کی بددیانتی کا ذکر کروں۔ یا پطرس کی کذب بیانی پر نظر ڈالوں۔ یا حواریوں کی بزدلی اور بے وفائی کا نقشہ کھینچوں یا اُن القاب کا ایک مرتبہ پھر ذکر کروں۔ جو دربار یسوع سے آپ کے حواریوں کو ملے۔ اس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں پر ایک نظر ڈالنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کے ساتھیوں کا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے ایک سرسری مقابلہ کرنا چاہتا ہوں ؛

حضرت موسیٰ اور رسول کریم صلعم کی مماثلت

ناظرین جانتے ہیں۔ قرآن مجید نے دنیا کے سامنے یہ حقیقت پیش کی ہے کہ حضرت موسیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں۔ خود قرآن میں آتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی رسول بھیجا ہے۔ جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا۔ اس طرح تورات نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کا مثیل قرار دیا۔ کیونکہ لکھا ہے :۔

"میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ (استثناء ۱۸/۱۸)

پس قرآن و تورات دونوں سے ظاہر ہے۔ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثیلِ موسیٰ تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ کی کامیابیاں ایسی شاندار اور پرشوکت ہیں۔ کہ موسیٰ کی کامیابیاں ان کے مقابل پر کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتیں ؛

خدا کا وعدہ

خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ کہ کنعان کی سرزمین ان کو دی جائیگی۔ تا وہ ہمیشہ کے لئے ان کے ٹھہرنے کا مقام ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی خدا نے یہ وعدہ فرمایا تھا۔ کہ حرم یعنی حوالی مکہ کی سرزمین ان کو دی جائیگی۔ تا وہ ہمیشہ کے لئے اُن کے ٹھہرنے کا مقام ہو۔ مگر اب فرق دیکھو اور موسیٰ و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں کی نیکی و پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت میں نمایاں اور کھلا فرق ملاحظہ کرو ؛

بنی اسرائیل پر موسیٰ کے احسان

بنی اسرائیل وہ تھے۔ جنہیں موسیٰ کے سبب فرعون کی غلامی سے آزادی ملی۔ جنہیں مصر کے آہنی تنور سے اس پاکباز نفس کے ذریعے نجات حاصل ہوئی۔ خود خدا نے فرمایا :۔

"لعنت اس انسان پر جو اس عہد کی باتوں کو نہیں سنتا۔ جو میں نے تمہارے باپ دادوں سے اس دن فرمائیں۔ جب میں انہیں زمین مصر سے لوہے کے تنور سے یہ کہہ کے باہر لے آیا۔ کہ تم میری آواز کی فرمانبرداری کرو۔ اور جو کچھ میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ اس پر عمل کرو"

(برمیاہ ۱۱/۴)

پس بنی اسرائیل کی گردنیں موسیٰ کے گرانبار احسان سے جھکی ہوئی تھیں۔ وہ بہت کچھ مال و اسباب لے کر مصر سے گئے۔ سمندر سے نکلے۔ اور خشکی پر پہنچے راستہ میں موسیٰ کے طفیل من و سلویٰ کھایا۔ سب کچھ دیکھا۔ اور نشاناتِ قدرت کا ملاحظہ کیا۔

اصحاب موسیٰ کا گستاخانہ جواب

مگر جب موسیٰ اس ملک کو فتح کرنے کے لئے چلے۔ جس کا خدا نے انہیں وعدہ دیا تھا۔ تو عین موقع پر انہوں نے موسیٰ سے کہدیا۔ یا موسیٰ انا لن ندخلھا ابداً ما داموا فیھا۔ فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ (مائدہ ع ۳) اے موسیٰ ہم اس زمین میں کبھی داخل نہیں ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک پہلے لوگ اس پر قابض ہیں۔ ہاں اگر زیادہ شوق ہے۔ تو پھر تو بھی جا اور تیرا رب بھی جائے۔ اور ان سے لڑائی کرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ یہ جواب صرف چند ساتھیوں کو مستثنیٰ کر کے باقی تمام لوگوں نے دیا۔

ایسا رُوکھا اور درشت جواب سُن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت غم پہنچا۔ انہوں نے بارگاہ ایزدی میں دستِ دعا بڑھایا۔ اور کہا۔ اے میرے مولیٰ مجھے کسی پر اختیار حاصل نہیں۔ البتہ تیرے احکام پر لبیک کہنے کو ایک میں حاضر ہوں۔ اور میرا بھائی بھی حاضر ہے ہم تیرے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ اور التجا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے اور ان بدعہد لوگوں کے درمیان فرق کیجو۔ ایسا نہ ہو۔ ہم بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائیں۔ جو تیرے حضور ان لوگوں کے لئے مقدر ہے۔ خدا نے تب بنی اسرائیل کی سرکشی اور بدعہدی کو دیکھکر اپنا عتاب اُن پر نازل فرمایا۔ اور کہا۔ یہ زمین ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی۔ اب یہ کبھی اس میں داخل نہیں ہونگے۔ البتہ مرینگے۔ اور اسی میدان میں فنا ہو جائینگے۔ ان کی نسلیں اٹھیں گی۔ اور وہ میرے احکام کی پیروی کر کے اس زمین کی وارث بنینگی۔ سوچو کہ یہ کیسا جواب تھا۔ جو موسیٰ کے ساتھیوں نے دیا۔ کتنا گستاخانہ جواب تھا۔ جو ان کے مونہوں سے نکلا۔ کتنی جرأت کا مقام ہے۔ کہ انہوں نے کہدیا۔ تو بھی جا اور تیرا رب بھی جائے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ غور کرو۔ یہ شجرہ موسویہ کے کیسے پھل تھے۔ افسوس یہ شیریں پھل نہیں۔ خوش ذائقہ اور لذیذ نہیں۔ بلکہ تلخ اور بدمزہ پھل ہیں۔ (باقی دارد)

مشین گن انعامی دو صد روپیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جو ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر طاکسار ایڈیٹر فاروق کی زبردست تصنیف ہے۔ اس میں دس فائر مشین گن کے ویدوں کے قلعہ شکن کئے گئے ہیں۔ کہ ساری عمارت ویدوں کی مسمار ہو گئی ہے۔ اس کا جواب لکھنے والے آریہ کیلئے دو سو روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ آج تک کسی آریہ سے حتیٰ کہ دھرم بھکشو سے جو اس دنیا سے گذر بھی گیا۔ اس کا جواب نہ ہو سکا۔ چند نسخے باقی ہیں ۴

دیانندی مشن

ہندو اور گوشت خوری

(گذشتہ سے پیوستہ)

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ آریہ سماجیوں کا یہ کہنا کہ گوشت خوری از روئے طب ناجائز ہے۔ اور صحت کے خلاف ہے۔ بالکل غلط اور واقعات کے خلاف ہے مثلاً آیورویدک کی مشہور و معروف کتاب اشٹانگ ہردے کا مصنف جو مسیح سے قریباً تین سو سال پہلے ہُوا فرماتا ہے کہ:۔

"جنگلی جانوروں کا گوشت پاخانہ باندھکر لاتا ہے۔ اور سرد و زود ہضم ہوتا ہے اور سنپات میں مفید ہوتا ہے۔ جس میں پت زیادہ ہو۔ وات درمیانی درجے کی اور کف کم ہو"

شش کا گوشت بھوک لگانے والا۔ پکنے میں چربرا میل کو اکٹھا کرنے والا۔ رُوکھا اور سرد ہوتا ہے

دراج وغیرہ کا گوشت قدرے گرم۔ ثقیل مرغن ہوتا ہے۔ اور موٹا کرتا ہے۔ تیتر کا گوشت سب سے اچھا ہے۔ ذہانت۔ قوت ہاضمہ۔ طاقت اور ویرج کو بڑھاتا ہے۔ رنگ کو خوشنما بناتا ہے۔ اور ایسے سنپات کو بہت مفید ہوتا ہے۔ جس میں وات کا غلبہ ہو۔

کرکر اور اُپ چکر کے گوشت میدھا اور اگنی کو بڑھاتے ہیں۔ اور دل کے لئے مفید ہیں۔

چڑے کا گوشت کف پیدا کرتا ہے۔ مرغن ہوتا ہے۔ وات کو دور کرتا ہے۔ اور ویرج کو بکثرت پیدا کرتا ہے۔

بکری کا گوشت بہت سرد نہیں ہوتا۔ ثقیل مرغن اور دوش نہیں کرتا۔ بوجھ پیدا نہیں کرتا ہوتا کرتا ہے۔ اور آدمی کے شریر (جسم) کے دھاتوؤں کے موافق ہوتا ہے۔

گائے کا گوشت خشک کھانسی۔ تکان۔ زیادہ بھوک۔ دبلا پن اور صرف وات کے روگوں کو دور کرتا ہے۔

سؤر کا گوشت اچھا نہیں ہوتا۔ وغیرہ وغیرہ"

(اشٹانگ ہردے چھٹا ادھیائے ان سروپ وگیان یعنی اناج کا بیان صفحہ ۵۵ و ۵۶ و ۵۷)

بفضلِ خدا یہ ثابت ہو گیا۔ کہ گوشت از روئے طب بہت مفید ہے۔ اور وہ بھی آیورویدک طب سے ثبوت ملا ہے۔ کہ گوشت بہت سی امراض کو دُور کرتا ہے۔

اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوجود ویدوں کی آگیا اور سمرتیوں کی اجازت کے عام ہندوؤں کے اندر گوشت کے خلاف کیوں جذبہ پیدا ہو گیا؟ اور کیا یہ ویدک دھرم کے خلاف ہے یا کہ نہیں۔ یا گوشت سے نفرت پیدا کرنیوالا کوئی اور ہی مذہب تھا۔ جس نے ہندوؤں پر ایسا گہرا قبضہ کر لیا تھا۔ کہ ہندوؤں کو ویدوں سے بھی بے بہرہ کر دیا اس کا ثبوت ملاحظہ کرو:۔

"یہ معلوم ہوتا ہے۔ کورو کھشیتر میں اشومید اور گومید نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ پر رچائے جاتے تھے۔ اور لاکھوں برہمنوں کو ان یگوں میں شامل کیا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے ہمارا جوں اور راجوں کو بلایا جاتا تھا۔ مگر بدھ اور جین متوں کی ترقی سے ہندوؤں کے خیالات میں اہم تبدیلیاں ہوئیں۔ اور مانس خور اور مانس کا پنڈ اور شرادھ دینے والے ہندو تبدریج آہنسک (گوشت سے پرہیز کرنے والے) بن گئے اور موجودہ ویشنو روپ میں نمودار ہوئے۔ تو یہاں پر کسی دیش راجہ کا راج ہو گیا۔ اور ویشنو مت پربل ہو گیا"

(از لالہ رام چندجی منچندہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پنجاب لاہور و پردھان شری آرڈوڈنش کھمہ سبھا لاہور۔ اخبار آرڈوڈنش سدھارک لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۳ کالم ۱ و ۲)

اس بیان سے بین طور پر پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ قدیم ہندو لوگ گوشت خور تھے۔ اور شرادھ وغیرہ میں گوشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا کرتے تھے۔ مگر بعد میں بدھ اور جین مت (جو بقول پنڈت دیانند ویدوں کے کٹر دشمن تھے) کا اثر ہندوؤں پر غالب آگیا۔ جس سے ہندو لوگ ویدوں سے منحرف ہو کر ویشنو بن گئے۔ یعنی گوشت سے نفرت کرنے لگ گئے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ اس گوشت خوری سے نفرت کے جذبہ نے ہندوؤں کی جسمانی ترقی کو ملیامیٹ کر دیا۔ مادہ تولید کو مٹا دیا۔ ان کو نرپل بنا دیا۔ میں ان کو بطور حقیقی خیر خواہ کے ازراہ ہمدردی یہ بتا دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فائدہ کے لئے ہی گوشت خوری شروع کر دیں۔ پھر ان کو اخبارات میں یہ رونا رونے کی کوئی ضرورت نہ رہیگی۔ کہ ہندوؤں کی آبادی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ وہ پیدا کم ہوتے ہیں۔ اور مرتے زیادہ ہیں۔ اور اس وہم کو دل سے نکال دیں۔ کہ چونکہ مسلمان گوشت کھاتے ہیں۔ اس لئے ہم کم کھائیں گے۔ چاہے ہندوؤں کا نام و نشان بھی مٹ جائے۔ پھر آپ کو اولاد کی خاطر ذلت آمیز اور غیرت کش دیانندی سدھانت نیوگ کی بھی کوئی ضرورت نہ رہیگی۔ کیونکہ ہمیشہ کمزور انسان ہی دوسرے کی مدد کا محتاج ہوتا ہے ؎

مو آنچہ شرط بلاغ است باتو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

اسی طرح اور ایک وِدوان یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہندو صدارت میں کثرت چارہ جیو رکھشا پر بدھ جینی آہنسا کی پان چڑھکر سال میں ایک دن گئو پوجا گوپ اشٹمی کا معین ہونے کے علاوہ غیر فطرتی مذہبی جذبہ گئو رکھشا کا خط بنگال تک گھر کر گیا ہے۔ کہ بدنظر حفاظت و آرام باندھی ہوئی گائے تصادم جائے۔ تو باندھنے والا دو تہائی جزیہ نقد و جنس اور گنگا مذی کے مقررہ گھاٹ پر اشنان کے بعد مقررہ چوہڑہ (بھنگی) مقررہ ضرب جوتا مارتا رہا ہے۔ ہندو تو غیر فطرتی مذہبی جذبات میں سرتاپا غرق تھے۔ ..... ہند میں ادنیٰ اور خارج از بن کے ساتھ اعلیٰ برہمنوں کا بہا سلوک ہی اسلامی ترقی کا معاون ہوا۔ نہ کہ اسلامی سیف اور اسلامی قربانی اور گوشت خوری۔ گائے ایک حیوان کی حیثیت سے ہندو مسلم کے لئے یکساں مفید تر ہے۔ ہندوؤں نے بے شمار اس سے کہ بربنائے تمدن کوئی حیوان جس کی موت اس کی زندگی سے مفید تر ہے۔ ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ محض بیکار گھڑی گائے کی پرورش کے واسطے بہت سی بیہودہ تدابیر کی ہیں۔ جس میں ناکامی لازمی تھی۔ دے کوڑی دمے پیسہ سے جا بجا صدہا گئو شالائیں جن میں ضعیف اور ناتوان گئوویں جن کا گوشت ناکارہ اور چربی ضائع ہو چکی ہے پالی جاتی ہیں۔ ایسی گئوویں اسلامی قربانی کے درخور نہیں۔ نہ ہی بوچڑ خریدتا ہے۔ کیونکہ کھانے کے قابل نہیں۔ بعض دودھار بھی پالی جاتی ہیں۔ جن کے واسطے بوچڑ گوالے کا گھر موزوں ہونے سے تحصیل حاصل ہے۔ دودھ ہارگائے کے لئے بوچڑ اور برہمن کا گھر یکساں گئو شالا ہے۔ مگر بن دودھ بے کار محض گائے کیوں اور کہاں پالی جاوے۔ مار نہ کھائی جائے۔ تو کس کا سر کھائے۔ اور انسان کے منہ سے چھین کر بیکار کھڑے حیوان کو کیوں دیا جائے۔ جب کہ لاکھوں ہا انسان ننگے بھوکے بے دوا مر رہے ہیں۔ کسی تردد ی اراضی کو بے تردد کر کے یا قابل کاشت اراضی کو بصورت چراگاہ بے تردد چھوڑنا گئو رکھشا نہیں۔ بلکہ گئو ہتیا سے بڑھکر ظلم ہتیا ہے۔ کیونکہ جس رقبہ سے بیس پشوؤں کے لئے گھاس پیدا ہوگا۔ تو اس میں چری۔ گوارہ۔ سینجی۔ جو۔ یا جیا۔ لوشن۔ جوی وغیرہ چالیس پشوؤں اور متوفی اور مفید چارہ جو انسان کے لئے کام کا ہے پیدا ہوگا۔ پس کوئی رقبہ چراگاہ کے لئے مخصوص رکھنا گئی چارہ اور غلہ کا موجب ہوگا ..... بعض لیڈر تو سیح چراگاہوں کے واسطے ہزار ہا روپیہ ضائع کر ڈالتے ہیں"

(از بابا دھنپت رائے وکیل لاہور۔ روزانہ اخبار ہندوستان لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

اس حوالہ کی تشریح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سے اور باتوں کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گئو کشی ہندو دھرم کے خلاف نہیں ہے۔ اور نہ ہی تعلیم یافتہ لوگ اس سے چڑتے ہیں۔ مگر وہ لوگ جو محض مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لئے ہنگامے بپا کرتے ہیں۔ وہ محض ضد اور تعصب سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے بہی خواہان قوم کو چاہیئے۔ کہ اگر کوئی ہندو آریہ گئو کشی کے باعث کوئی فتنہ کھڑا کرے۔ تو اس کی بات پر مطلق دھیان نہ دینا چاہیئے۔ تا آئے دن کے فسادات جو ہندوستان کو محشر کا نمونہ بنا رہے ہیں ختم ہو جائیں اور ہندوستان کے اندر از سر نو امن و امان کا دور دورہ ہو ؎

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستاں پھر بھی

(خاکسار فتح محمد احمدی شرما کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی)

وصیت ۳۳۴۶

میں محمد اسمٰعیل خاں عرف گھوگا ولد فتو خاں قوم راجپوت پیشہ رنگریزی عمر تخمیناً ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر تھانہ ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ر مئی ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ غیر معین ہے۔ اور جو کہ اوسطاً ۱۵ روپے ماہوار ہے۔ لہذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔

(۲) اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل خاں آف گھوگا

گواہ شد:۔ بابو خاں بقلم خود

گواہ شد:۔ فضل الدین احمدی سکریٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ بنگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی درازئ عمر اور دشمنان سلسلہ کی ناکامی و نامرادی

کی

خوشی میں فاروق بک ایجنسی کی مندرجہ ذیل کتابیں ۳۱ر جولائی ۱۹۳۰ء تک رعایت پر

محصول ڈاک علیحدہ خریدار

نام کتاب	قیمت	رعایتی قیمت
سلسلہ کی کتابیں		
تبلیغ رسالت:- سوائے جلد پنجم و ششم کے جلد اوّل عہ - دوم عہ - سوم عار - چہارم عہ - ہفتم ۱۲ر - ہشتم عہ - نہم ۸ر ان جلدوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے نایاب اشتہارات ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک جمع کر دیئے ہیں ؛	۸ر بعہ	۵ر
التنقید:- مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا مسکت و دندان شکن جواب ؛	۳ر	۱ر
صادق کلمات:- مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے رسالہ ہفوات مرزا کا جواب لاجواب ؛	۴ر	۲ر
فیصلہ الٰہی:- مولوی ثناء اللہ صاحب کا آخری فیصلہ اور اس کی اصل حقیقت کا انکشاف ؛	۷ر	۳ر
فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی:- امرتسری کے مسلمات پر خدا نے جو آخری فیصلہ فرمایا۔ کہ ثناء اللہ کو زندہ رکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ اس کی مکمل بحث اور اس کے ساتھ حضرت اقدسؑ کے اصلی خط کا عکس اتار کر شامل کیا گیا ہے ؛	۸ر	۴ر
علماء خلف:- ندوۃ العلماء نے علماء سلف نام سے ایک کتاب شائع کی۔ جس میں گذشتہ علماء کے اخلاق اور دینداری کے نمونے پیش کئے تھے۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اس کتاب کا مصرع ثانی "علماء خلف" کے نام سے لکھ کر موجودہ علماء کی بیدینی اور شرارتوں اور اخلاقوں کا صحیح فوٹو اتار کر پیش کر کے دکھا دیا۔ کہ سلف جن کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں	عہ ر	۸ر
مرقع ثنائی:- مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا وہ پرچہ اخبار جس میں امرت سری نے مباہلہ سے انکار کیا تھا ؛	۴ر	۲ر
ثنائی فرار اور مباہلہ سے انکار:- حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جب امرت سری کو مباہلہ کے لئے لکھا امرت سری نے ہمیشہ انکار کیا۔ اور فرار۔ اور کبھی اس فیصلہ کی طرف نہ آیا۔ اس رسالہ میں دلچسپ حالات ثناء اللہ صاحب کے ہیں ؛	۷ر	۳ر
عشرہ سوالات کے جوابات:- غیر احمدیوں کے علماء نے جو سب سے بڑے دس سوالات لیسے کئے تھے۔ جن کا جواب ان کے خیال میں سلسلہ احمدیہ نہیں دیسکتا تھا۔ ان کے مکمل مفصل اور مدلل ایسے جواب لکھے گئے ہیں۔ کہ انشاء اللہ قیامت تک نہ بھولیں گے۔ چند نسخے باقی ہیں۔ جلد منگاؤ۔ بہتر کتاب ہے ؛	عہ بعہ	۵ر
النبوۃ فی الاسلام فی الاحادیث ۲ حصہ قابل دید:- آنحضرت کے بعد امت محمدیہ میں نبوت کا جاری رہنا +	۱۳ر	۷ر
ثنائی ہرزہ درائی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی وہ تمام گالیاں ردیف وار الف سے لیکر ی تک اس رسالہ میں جمع کر دی ہیں۔ جو ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّل رضؓ و دیگر اراکین جماعت کو اپنے اخبار اہلحدیث اور مرقع کے ذریعہ دیں ؛	۵ر	۲ر
احمدی نمبر اوّل:- یہود و نصاریٰ کے ساتھ غیر احمدی علماء کی مماثلت حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم ثابت کی گئی ہے ؛	۲ر	۱ر
بحر حقیقت:- محمد علی مونگھیری علیہ ما علیہ کے مریدوں کے ایک رسالہ کا جو حضرت اقدسؑ کے خلاف شائع ہوا تھا تحقیقی جواب ؛	عہ ر	۸ر
تنقید صحیح:- فرقہ بابیہ نے ایک رسالہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھ کر یہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ مہدی و مسیح موعود دو وجود ہیں۔ ایک علی محمد باب	۲ر	۱ر
اور دوسرا بہاء اللہ۔ اس کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ دمشق نے یہ لاجواب رسالہ لکھا ہے۔ جس کی تردید بابیوں سے نہ ہو سکی۔ بابی مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے یہ رسالہ عجیب ہے ؛	۸ر	۴ر
اذہاق الباطل:- مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے سابقہ عقائد جن میں حضرت مسیح موعود کی نبوت و رسالت حقیقی کا اقرار ہے ؛	۲ر	۱ر
ہدایات زرّیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبلغین اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے جو مکمل ہدایات فرمائی ہیں۔ وہ اس میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک احمدی کو جو شوق تبلیغ رکھتا ہے۔ اس ہدایت نامہ کا ہر وقت اپنی جیب میں رکھنا ضروری ہے۔ اور اس کے مطابق تبلیغ کرنے سے کبھی ناکامیابی نہیں ہوئی حضور کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک احمدی خواندہ اس پر عمل کرے	۸ر	۴ر
ویدک توحید کا آئینہ:- دیکھنے کے قابل ہے ؛	۲ر	۱ر
تنبیہ زبان دراز:- ایک آریہ کی سرزنش گوشمالی	۱ر	۱ر
پیدائش عالم:- دیانندیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دنیا کا سلسلہ ازل سے چلا آیا ہے۔ اور پیدا شدہ نہیں ہے۔ اس مسئلہ پر لاجواب تصنیف ہے ؛	۲ر	۱ر
ایک مسلمان کا پیغام:- سکھوں کے نام قابل دید ہے +	۲ر	۱ر
رسالہ گوشت خوری:- مضمون نام سے ظاہر ہے ؛	۲ر	۱ر
دھرمپال کا کچا چٹھا:- قابل دید ہے ؛	۱ر	۱ر

ملنے کا پتہ

منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

(پنجاب)

(رضیہ والا اسلام پریس قادیان میں مرقاسم علی نے چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)